۳۔ حُزنِ اختؔر

واجد علی شاہ اختؔر

پہلی بات : ہمارے ملک میں چند حکمراں ایسے بھی گزرے ہیں جنھوں نے حکمرانی کے ساتھ شعر و ادب کی بھی تخلیق کی۔ ان میں سرِفہرست قلی قطب شاہ، بہادر شاہ ظفرؔ اور واجد علی شاہ ہیں۔ واجد علی شاہ کو انگریزوں نے اودھ کی حکومت سے معزول کر کے وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ معزولی کے زمانے میں بھی واجد علی شاہ تصنیف و تالیف کے کاموں میں مصروف رہے۔ ذیل کی مثنوی میں انھوں نے اپنی معزولی کا احوال قلم بند کیا ہے۔

ہم ساتویں جماعت میں پنڈت دیا شنکر نسیمؔ کی مثنوی 'مرغِ اسیر کی نصیحت' کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ اُردو شاعری کی روایتی اصناف میں مثنوی کو اہم مقام حاصل ہے۔ مثنوی اس نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر شعر کے دونوں مصرعوں میں قافیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثنوی میں اخلاقی مضامین، عشقیہ داستان، تاریخی واقعات یا کسی موضوع کو تسلسل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ مثنوی نگار ان واقعات کو بیان کرتے وقت اپنے تخیل کے سہارے کردار نگاری، واقعہ نگاری اور منظر کشی کو بڑے دلچسپ انداز میں پیش کرتا ہے۔ نظم پڑھ کر قاری اس وقت کے حالات سے بھی آگہی حاصل کرتا ہے۔ اُردو میں ابنِ نشاطی کی 'پھول بن'، میر حسنؔ کی 'سحر البیان' اور پنڈت دیا شنکر نسیمؔ کی 'گلزارِ نسیم' مشہور مثنویاں شمار کی جاتی ہیں۔

جان پہچان : اختؔر کا اصل نام محمد واجد علی تھا۔ وہ ۳۰؍ جولائی ۱۸۲۲ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ اختؔر ان کا تخلص تھا۔ وہ شاہِ اودھ تو تھے ہی، شاعر اور ادیب بھی تھے۔ ڈرامے اور رہس سے ان کو خاص لگاؤ تھا۔ ڈرامے اور رہس (راس) کے لیے انھوں نے قیصر باغ میں ایک تھیٹر تعمیر کروایا تھا۔ وہاں ان کی مثنویاں اسٹیج پر کھیلی جاتی تھیں۔ ۱۸۵۶ء میں واجد علی شاہ اختؔر لکھنؤ چھوڑ کر مٹیا برج، کلکتہ (کولکاتا) چلے گئے۔ پھر انگریزوں نے انھیں لکھنؤ آنے کی اجازت نہیں دی۔ وہ مٹیا برج ہی میں تصنیف و تالیف میں مصروف رہے اور سو کتابیں تصنیف کیں۔ ۲۱؍ ستمبر ۱۸۸۷ء کو کولکاتا میں ۶۵ سال کی عمر میں واجد علی شاہ اختؔر کا انتقال ہوا۔

یہ واجد علی ابنِ امجد علی — سناتا ہے اب داستاں رنج کی
کہ جب دس برس سلطنت کو ہوئے — جو طالع تھے بیدار، سونے لگے
ہوا حکمِ جنرل گورنر یہ، یار — کرو سلطنت کو خلا ایک بار
جفاکش کا شاہِ اودھ نام ہے — حکومت کا آخر یہ انجام ہے
جو وہ لاٹ ڈِلہوزی اُس وقت تھے — مضامیں انھوں نے یہ خط میں لکھے
رعایا بہت تم سے ناراض ہے — تمھاری ریاست ہے بدنام شے
رعایا نہ دیکھیں گے ہرگز تباہ — فقط نام کے تم رہو بادشاہ
مہینہ ہر اک ماہ اک لاکھ کا — ملے گا تمھیں، کچھ نہیں شک ذرا

رزیڈنٹ جرنیل اوٹرم جو تھے   گورنر کا خط مجھ کو وہ دے گئے
ہوا گھر میں کہرام سن کر یہ بات   وہ دِن دوپہر ہوگئی ساری رات
وہ لائے تھے اس طرح کی ساتھ فوج   کہ جس طرح دریا کی آتی ہے موج
یہاں جز اطاعت نہ تھا دل میں شر   نہ تھی ایسے دن کی تو ہرگز خبر
یہ بندہ بہت اُن دنوں تھا علیل   کہا دل نے کیا سوچوں اس کی سبیل
مرے دل میں آتا تھا ہر دم خیال   جو ہونا تھا وہ ہوچکا کیا ملال
کہ اب میراں جی کا مہینہ رقم   کہ جس میں ہوا حکم تھا یہ علم
وَلا بست و ہفتم تھی اُس ماہ کی   چُھٹی سلطنت جس میں مجھ شاہ کی
اکہتّر تھے سن بارہ سو پر زیاد   تو میری زباں سے رکھ اب اس کو یاد
وہ دن پنجشنبہ کا تھا ، اے عزیز   نہ باقی رہی کچھ ریاست کی چیز
کہا دل نے آخر ، کروں کیا سبیل   طبیعت کا یہ حال ہے ، ہوں علیل
سبھوں کی بس آخر یہ ٹھہری صلاح   کرو چل کے فریاد ، ہے یہ فلاح
بلا کر عزیزوں کو میں نے کہا   کہ رخصت میں ہوتا ہوں ، حافظ خدا
رعایا سے ، اور تھے جو میرے عزیز   ہر اک سے کہا میں نے ، اے باتمیز
رہے جب تلک میرے سایے میں سب   کرم سے کیا پرورش روز و شب
جو کچھ رنج پہنچا ہو ، ظاہر کرو   دلِ خستۂ شہ کو ماہر کرو

سبھوں نے دیے راضی نامے مجھے
کہ آخر کے تھے سب کے یہ حوصلے

خلاصہ : اودھ کے حکمراں واجد علی شاہ اختؔر مثنوی 'حزنِ اختؔر' میں اپنی معزولی کا احوال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں واجد علی ابنِ امجد علی اپنی داستانِ رنج وغم سناتا ہوں۔ مجھے اودھ کی سلطنت پر حکومت کرتے ہوئے دس برس گزر گئے۔ اس کے بعد میری قسمت خراب ہونے لگی۔ گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی کا حکم ریزیڈنٹ اوٹرم کی معرفت ملا کہ تمھیں حکومت سے معزول کیا جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ بتائی کہ عوام تم سے ناراض ہیں۔ ہم رعایا کو تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ تمھیں ماہانہ ایک لاکھ روپیا وظیفہ ملے گا۔ یہ بات سن کر محل میں کہرام مچ گیا۔ رنج کی وجہ سے دوپہر رات محسوس ہورہی تھی۔ ریزیڈنٹ ایک بڑی فوج کے ساتھ آیا تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ جو ہونا تھا، وہ ہوچکا۔ اب اطاعت کے سوا چارہ نہیں۔ یہ ربیع الآخر کی ستائیس تاریخ کا واقعہ ہے۔ میں نے اپنے عزیزوں کو بلا کر کہا کہ میں نے اپنی حکومت کے زمانے میں سب عزیزوں اور رعایا کا پورا خیال رکھا۔ کسی کو کوئی تکلیف ہوئی ہو تو بتاؤ۔ سبھوں نے مجھ سے خوش ہونے کا اظہار کیا اور مجھے رخصت کیا۔

معانی و اشارات

طالع	قسمت	وَلا	تاریخ
خلا کرنا	خالی کرنا	بست وہفتم	ستائیس
جفاکش	ظلم برداشت کرنے والا	زِیاد	زیادہ
لاٹ	انگریزی لفظ لارڈ	پنجشنبہ	جمعرات
مہینہ ملنا	ہر مہینے وظیفہ ملنا	دلِ خستۂ شہ	بادشاہ کا دُکھی دل
کہرام	شور، واویلا	ماہر کرنا	مراد آگاہ کرنا
سبیل	راستہ، ترکیب، حل	راضی نامہ	رضامندی کا اظہار
میراں جی کا مہینہ	ربیع الآخر کا مہینہ		

مشقی سرگرمیاں

نظم کا بغور مطالعہ کر کے درج ذیل سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

➢ **’جان پہچان‘ کی مدد سے مثنوی کے شاعر کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔**

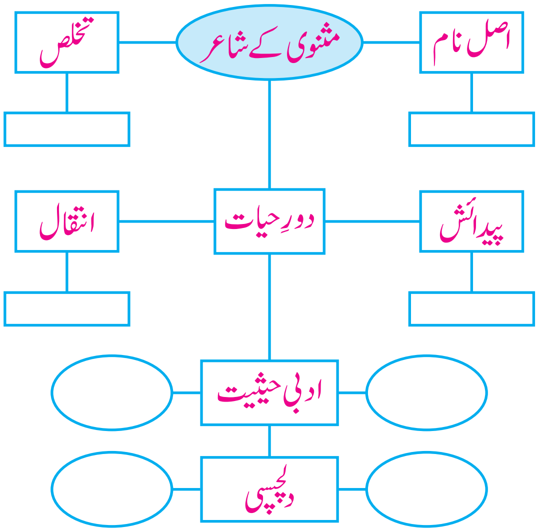

➢ **ایک جملے میں جواب لکھیے۔**

۱۔ داستانِ رنج کون سنا رہا ہے؟
۲۔ گورنر جنرل کا کیا حکم آیا؟
۳۔ سلطنت کو خالی کرنے کا حکم گورنر جنرل نے کب دیا؟
۴۔ ڈلہوزی نے حکومت چھیننے کی کیا وجہ بتائی؟
۵۔ واجد علی شاہ نے آخر میں کیا کیا؟
۶۔ ڈلہوزی نے سلطنت کو برخاست کرنے کی کیا وجہ لکھی؟
۷۔ شاعر نے فوج کو کس سے تشبیہ دی ہے؟
۸۔ ڈلہوزی نے واجد علی شاہ کے لیے کیا رعایتیں لکھیں؟
۹۔ خط پڑھنے کے بعد نواب واجد علی شاہ کے گھر والوں پر کیا اثر ہوا؟
۱۰۔ نواب صاحب نے عزیزوں سے کیا کہا؟

➢ **مختصر جواب لکھیے۔**

۱۔ ڈلہوزی کا خط پڑھ کر واجد علی شاہ کیوں مایوس ہو گئے؟
۲۔ نواب واجد علی شاہ ڈلہوزی کے حکم کی اطاعت کے لیے کیوں مجبور تھے؟

تلاش و جستجو

➢ **نظم سے انگریزی الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔**

➢ **نواب واجد علی شاہ کی ’سلطنت کے خاتمے کا خط‘ سے متعلق رواں خاکہ مکمل کیجیے۔**

گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی کا حکم ہوا تب ...

سلطنت کو ہوئے ☐
سنہ ☐
مہینہ ☐
تاریخ ☐
دن ☐

NQ2EEI